بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ٹیلیفون نمبر ۹م
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
یوم شنبہ
ایڈیٹر روشن دین تنویر
The Daily ALFAZL RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے
جلد ۵۵/۲۰	۱۷ تبوک ۱۳۴۵ ہش ۳۰ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۱۷ ستمبر ۱۹۶۶ء	نمبر ۲۱۶

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

گناہ ایک زہر ہے جو انسان کو انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے

گناہوں سے بچنے کی توفیق اُس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالےٰ پر ایمان لائے

"یقیناً یاد رکھو کہ گناہوں سے بچنے کی توفیق اس وقت ملتی ہے جب انسان پورے طور پر اللہ تعالےٰ پر ایمان لاوے۔ یہی بڑا مقصد انسانی زندگی کا ہے کہ گناہ کے پنجہ سے نجات پالے۔ دیکھو ایک سانپ جو خوشنما معلوم ہوتا ہے بچہ تو اس کو ہاتھ میں پکڑنے کی خواہش کر سکتا ہے اور ہاتھ بھی ڈال سکتا ہے لیکن ایک عقلمند جو جانتا ہے کہ سانپ کاٹ کھائے گا اور ہلاک کر دے گا وہ کبھی جرأت نہیں کرے گا کہ اس کی طرف لپکے بلکہ اگر معلوم ہو جائے کہ کسی مکان میں سانپ ہے، تو اس میں بھی داخل نہیں ہوگا۔ ایسا ہی زہر کو جو ہلاک کرنے والی چیز سمجھتا ہے تو اسے کھانے پر وہ دلیر نہیں ہوگا۔ پس اسی طرح پر جب تک گناہ کو خطرناک زہر یقین نہ کرے اس سے بچ نہیں سکتا۔ یہ یقین معرفت کے بدوں پیدا نہیں ہو سکتا۔ پھر وہ کیا بات ہے کہ انسان گناہوں پر اس قدر دلیر ہو جاتا ہے۔ باوجودیکہ وہ خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور گناہ کو گناہ بھی سمجھتا ہے۔ اس کی وجہ بجز اس کے اور کوئی نہیں کہ وہ معرفت اور بصیرت نہیں رکھتا جو گناہ سوز فطرت پیدا کرتی ہے۔ اگر یہ بات پیدا نہیں ہوتی تو پھر اقرار کرنا پڑے گا کہ معاذ اللہ اسلام اپنے اصلی مقصد سے خالی ہے۔ لیکن میں کہتا ہوں کہ ایسا نہیں۔ یہ مقصد اسلام ہی کامل طور پر پورا کرتا ہے اور اس کا ایک ہی ذریعہ ہے مکالمات اور مخاطبات الٰہیہ کیونکہ اسی سے خدا تعالےٰ کی ہستی پر کامل یقین پیدا ہوتا ہے اور اسی سے معلوم ہوتا ہے کہ فی الحقیقت اللہ تعالےٰ گناہ سے بیزار ہے اور وہ سزا دیتا ہے۔ گناہ ایک زہر ہے جو اوّل صغیرہ سے شروع ہوتا ہے اور پھر کبیرہ ہو جاتا ہے اور انجام کار کفر تک پہنچا دیتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۲۵۳-۲۵۴)

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۶ ستمبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

۔۔ ربوہ ۱۶ ستمبر۔ حضرت ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام حالت تو خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ البتہ کسی کسی وقت پیٹ میں نفخ کی وجہ سے کسی قدر بے چینی اور بے خوابی کی شکایت ہو جاتی ہے۔ احباب جماعت صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۔۔ محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس تحریر فرماتے ہیں۔ کوئٹہ میں میاں بشیر احمد صاحب کے بھائی ڈاکٹر نذیر احمد صاحب اور ہمشیرہ صاحبہ اور ڈاکٹر سراج الحق صاحب اور سید قربان حسین شاہ صاحب بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ ان سب کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

۔۔ انصار اللہ ضلع حیدرآباد (سندھ) کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ان کا تربیتی اجتماع ۲۴-۲۵ ستمبر کو حیدرآباد میں منعقد ہوگا جس میں سلسلہ کے جید علماء شرکت فرمائیں گے۔ گرد و پیش کے انصار اس اجتماع میں کثرت سے شریک ہوں
(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۔۔ امتحان انصار اللہ سہ ماہی سوم انشاء اللہ ربوہ میں ۲۳ ستمبر کو اور بیرونی مجالس میں ۲۵ ستمبر کو ہوگا۔ نصاب کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" مقرر ہے۔ زعمائے کرام اپنی اپنی مجالس کے زیادہ سے زیادہ انصار کو امتحان میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء
(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

داخلہ جامعہ نصرت

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ میں گیارہویں کلاس (آرٹس) کا داخلہ ۱۳ ستمبر ۱۹۶۶ء سے شروع ہے اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم۔ شاندار نتائج۔ پاکیزہ ماحول، ہوسٹل کا تسلی بخش انتظام موجود۔

انٹرویو:۔ ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۲۳ تا ۳۰ ستمبر
" بیرون ربوہ کی امیدوار طالبات کے لئے ۲۱، ۲۲ ستمبر
روزانہ ۸ تا ۱۱ بجے صبح
نوٹ:۔ ۲۴ ستمبر سے کالج کھل جائیگا انشاء اللہ

پرنسپل

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۷ ستمبر ۱۹۶۶ء

تجدید و احیائے دین کی حقیقت

ایک دینی ماہنامہ میں "اسلام کے تاریخی ارتقا کی نوعیت" کے زیر عنوان ایک طویل مضمون دو اقساط میں شائع ہوا ہے۔ پہلی قسط میں فاضل مضمون نگار نے یہ وضاحت کرتے ہوئے کہ اسلامی تعلیمات میں کیوں دینی تحریفیں نہیں ہوئیں۔ جس طرح کی تحریفیں دوسرے مذاہب میں ہوئی ہیں۔ اس کی وجوہات بیان کرتے ہوئے بہت ٹھیک لکھا ہے کہ

"اس کا ایک سیدھا سادھا جواب تو یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے۔ اس لئے کسی فتنہ جو کی فتنہ سامانی اس کے اندر کوئی رخنہ نہیں پیدا کر سکتی۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ باری تعالیٰ نے اسے محفوظ رکھنے کے لئے کچھ خاص اسباب بھی پیدا کئے ہیں۔ ان صفحات میں ہم انہی اسباب کی نشاندہی کریں گے۔

اسلام کی سب سے بڑی امتیازی خصوصیت یہ ہے کہ یہاں دونوں مرکز ثقل یعنی کتاب اللہ اور جس مقدس اور برتر ہستی پر یہ کتاب نازل ہوئی تھی اور جسے اس کی عملی تعبیر کے لئے باری تعالیٰ نے بطور نمونہ پیش کیا تھا۔ اس کی حیات طیبہ کا ایک ایک گوشہ اور اس کی پیش کردہ تصریحات کا ایک ایک حرف پوری طرح محفوظ ہے۔ یہ امتیاز کسی دوسرے مذہب کو حاصل نہیں۔" (ترجمان القرآن جولائی ۱۹۶۶ء ص ۳۳۸/۵۰)

یہ دونوں باتیں صحیح ہیں اور شروع ہی میں فاضل مضمون نگار کی یہ فہمائش بھی صحیح ہے کہ

"ان گزارشات سے یہ حقیقت پوری طرح منکشف ہو گئی ہوگی کہ کسی تہذیب کا مدار اس کے مظاہر پر نہیں ہوتا بلکہ اس کے اس نظام اقدار پر ہوتا ہے۔ جس کے مطابق اس کے مختلف قسموں کے درمیان رابطہ پیدا کیا جاتا ہے۔ اس لئے تجدید و احیائے دین کے علمبرداروں کو اس نظام اقدار کے معاملے میں غیر معمولی حد تک محتاط ہونا چاہئے کیونکہ اگر انہوں نے مختلف تہذیبوں کے مظاہر میں یگانگت پاکر تہذیبی روح کے فرق سے قطع نظر کرتے ہوئے کسی دوسری تہذیب کے طریقوں کو اختیار کر لیا۔ تو اس سے اقدار کا پورا نظام درہم برہم ہو جائے گا۔ اور ان ستونوں کے گرنے سے تہذیب کی پوری عمارت پیوند خاک ہو جائے گی۔"

(ایضاً صفحہ ۳۳۵/۴۷)

تاہم بقول مقالہ نگار اسلام میں تجدید و احیاء کے علمبرداروں نے احتیاط سے کام نہیں لیا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ

"اگر آپ مسلمانوں میں پھیلی ہوئی فکر و عمل کی مختلف گمراہیوں کا جائزہ لیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ساری برائیاں ہماری اسی غفلت کی وجہ سے ہمارے معاشرے میں سرایت کرتی چلی جاری ہیں۔ ہم نے جہاں کہیں دوسرے نظام حیات میں کوئی ایسی چیز دیکھی جس کی کوئی صورت ہمارے ہاں بھی پائی جاتی تھی تو اسے جوں کا توں اپنانے کی کوشش کی۔ اور اگر اس راہ میں قرآن و حدیث کے واضح احکام بھی حائل ہوئے تو انہیں یا تو نظر انداز کر دیا۔ یا ان کی ایسی تاویل پیش کی۔ جس سے وہ ان کے طرز فکر اور طرز عمل کے مخالف ہونے کے بجائے ان کے مؤید ہو جائیں۔ اگر آپ ان سطحیت اور ذہنی اعتبار سے مغلوب لوگوں کے کارناموں پر نگاہ ڈالیں۔ تو آپ کے لئے یہ سمجھنا مشکل نہ ہوگا کہ انہوں نے تجدید و احیائے دین کے نام پر دین کے ساتھ دانستہ یا نادانستہ ایک ایسا شرمناک کھیل کھیلا۔ جس سے وہ انسانیت کے لئے نور ہدایت ثابت ہونے کے بجائے مرغ باد نما بن کر رہ گیا۔ جسے غیر اسلامی افکار و نظریات کے تھپیڑے ہر وقت اپنی منشاء اور مرضی کے مطابق گھماتے رہیں۔"

(ایضاً صفحہ ۳۳۶/۴۸)

تاہم فاضل مضمون نگار اس بات کے مقر ہیں کہ

"یہ تو محض اللہ کا احسان ہے کہ علمائے ربانی نے ان تجدد پسندوں کی کوششوں کو کامیاب نہ ہونے دیا۔ ورنہ آج اسلام ایک مکمل نظام حیات ہونے کے بجائے اسی طرح کا ایک بے جان اور غیر مؤثر ضمیمہ زندگی ہوتا۔ جس طرح مسیحیت، یہودیت، بدھ مت، ہندو مت یا اس طرح کے بعض دوسرے مذاہب ہیں۔" (ایضاً صفحہ ۳۳۶/۴۸)

اب دیکھنا چاہیئے کہ فاضل مضمون نگار کے ذہن میں ان علمائے ربانی کا کیا تصور ہے۔ اگر فاضل مضمون نگار اپنے اس بیان کو مدنظر رکھتے کہ

"اس کا ایک سیدھا سادھا جواب تو یہ ہے کہ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اس دین کی حفاظت کا خود ذمہ لیا ہے اس لئے کسی فتنہ جو کی فتنہ سامانی اس کے اندر کوئی رخنہ پیدا نہیں کر سکتی۔"

(ترجمان القرآن جولائی ۱۹۶۶ء ص ۳۳۸/۵۰)

تو وہ یقیناً صحیح نتیجہ پر پہنچتے اور صاف لفظوں میں تسلیم کرتے کہ علمائے ربانی دراصل وہ مجددین ہیں جن کا ذکر قرآن کریم کی نص صریح انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون کے مطابق حدیث مجددین میں فرمایا گیا ہے یعنی

ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا۔

باوجود اس کے کہ مسلمانوں میں بہت سی گمراہیاں گھس آئی ہیں اسلامی تعلیمات اپنی اصل صورت میں قائم رہی ہیں تو اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کا نمونہ مجددین اپنے اپنے وقت پر پیش کرتے رہے ہیں اور یہ انہی علمائے ربانی کی طفیل ہے۔ جیسا کہ فاضل مضمون نگار نے تفصیل سے بتایا ہے کہ اگر ان گمراہیوں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ ساری برائیاں ہماری غفلت سے مسلمانوں میں در آئی ہیں۔

افسوس کے ساتھ لکھنا پڑتا ہے کہ یہ غفلت عام مسلمانوں کے سر نہیں تھوپی جا سکتی بلکہ اس کی تمام تر ذمہ داری ان اہل علم حضرات پر ہے۔ جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے صریح وعدہ محافظت اور حدیث مجددین کے مفہوم کو غتر بود کر دیا۔ تاکہ وہ اپنی علمیت اور عقلیت کا سکہ مسلمانوں پر بٹھائیں۔ آج مسلمانوں میں جو مختلف فرقے پیدا ہوئے ہیں۔ اور فکر و نظر میں جو انتشار پھیلا ہوا ہے۔ وہ ان خود ساختہ مصلحین کی طفیل ہے جنہوں نے اپنے وقت کے مجدد اور امام ربانی کو نہ تو خود پہچاننے کی ضرورت محسوس کی۔ اور نہ اپنے مفاد کی خاطر عوام کو پہچاننے کے راستہ میں دبیز پردوں کی صورت میں لٹکا دیا۔ (باقی)

لجنات اماء اللہ کے ہفتہ تحریک جدید

کے ضمن میں

عہدیداران جماعت سے ضروری گزارش

جیسا کہ عہدہ داران جماعت نے الفضل مورخہ ۱۱/۹/۶۶ میں حضرت صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے ایک مضمون بعنوان "نظام تحریک جدید اور احمدی مستورات" میں ملاحظہ فرمایا ہوگا۔ کہ لجنات اماء اللہ یکم اکتوبر تا ۸ اکتوبر ۱۹۶۶ء کے عرصہ میں ہفتہ تحریک جدید منا رہی ہیں۔ اس عرصہ کے لئے عہدہ داران جماعت سے درخواست ہے کہ جماعتی رسید بکیں خواتین کو مہیا فرما دیں۔ اور ان کے ذریعہ جو بھی چندہ وصول ہو وہ جماعتی نظام کے ماتحت مرکز میں بھجوا دیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید خصوصاً اس عرصہ میں لجنہ اماء اللہ سے تعاون فرمائیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

حضرت مصلح موعودؓ کی صداقت پر خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت

نصف صدی کے عرصہ میں اسلام کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دیا

(مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو عظیم الشان پیشگوئیوں اور بشارات کے ساتھ اسلام کے دفاع۔ اسکی حفاظت واشاعت و توسیع کے لئے مبعوث فرمایا اور حضور علیہ السلام کے ذریعہ مسلمانوں کو ایک حوصلہ افزا اور روح پرور پیغام دیا جس نے ان کے مایوس اور شکستہ دلوں کو امید اور زندگی کی شمع سے فروزاں کر دیا۔ خدا کے اس مامور نے تمام ادیان پر اسلام کے غلبہ پا جانے کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا :۔

"ابھی تیسری صدی آج کے دن سے پوری نہیں ہوگی کہ عیسیٰ کا انتظار کرنے والے کیا مسلمان اور کیا عیسائی سخت نا امید اور بدظن ہو کر اس عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا میں ایک ہی مذہب ہوگا اور ایک ہی پیشوا۔ میں تو ایک تخم ریزی کرنے آیا ہوں۔ سو میرے ہاتھ سے وہ تخم بویا گیا اب وہ بڑھے گا اور پھولے گا اور کوئی نہیں جو اس کو روک سکے۔"

(تذکرۃ الشہادتین ص۶۵)

اس غرض کے حصول کے پیشِ نظر آج سے تقریباً پون صدی پیشتر اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور علیہ السلام نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ اور اسلام کی اس ترقی میں جو حضور کی بعثت کے ساتھ مقدر ہو چکی تھی حصہ لینے والوں کو یہ مژدہ سنایا کہ

"خداوند کریم ان سب دوستوں کو جو اس عاجز کے طریق پر قدم ماریں بہت سی برکتیں دے گا اور ان کو دوسرے طریقوں کے لوگوں پر غلبہ بخشے گا۔ اور یہ غلبہ قیامت تک رہے گا۔ اس عاجز کے بعد کوئی مقبول ایسا کرنے والا نہیں کہ جو اس طریق کے مخالف قدم مارے۔ اور جو مخالف قدم مارے گا اس کو خدا تباہ کرے گا اور اس کے سلسلہ کو پائیداری نہیں ہوگی۔ یہ خدا کی طرف سے وعدہ ہے جو ہرگز تخلف نہیں ہوگا۔"

(تذکرہ ص۶۲)

جن مقبول و منصور وجودوں سے آئندہ اسلام اور سلسلہ کی ترقی وابستہ تھی ان میں حضور کی روحانی اولاد کے علاوہ حضور کی اپنی صلبی اولاد بھی شامل ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام خود فرماتے ہیں :۔

"چونکہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا کہ میری نسل میں سے ایک بڑی بنیاد حمایتِ اسلام کی ڈالے گا اور اس میں سے وہ شخص پیدا کرے گا جو آسمانی روح اپنے اندر رکھتا ہو۔ اس لئے اس نے پسند کیا کہ اس خاندان کی لڑکی میرے نکاح میں لاوے اور اس سے وہ اولاد پیدا کرے جو ان نوروں کو جن کی میرے ہاتھ سے تخم ریزی ہوئی۔ دنیا میں زیادہ سے زیادہ پھیلا دے۔ اور یہ عجیب اتفاق ہے کہ جس طرح سادات کی دادی کا نام شہر بانو تھا۔ اسیطرح میری یہ بیوی جو آئندہ خاندان کی ماں ہوگی اس کا نام نصرت جہاں بیگم ہے۔ یہ تفاؤل کے طور پر اس بات کی طرف اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ خدا نے تمام جہان کی مدد کے لئے میرے آئندہ خاندان کی بنیاد ڈالی ہے۔"

(تریاق القلوب ص۲۷-۱۲۶)

اپنے خاندان کے افراد جن کے ذریعہ آئندہ اسلام کا پھیلنا مقدر ہے کے عمومی ذکر کے ساتھ ساتھ حضور علیہ السلام نے ایک خاص وجود کی خوشخبری بھی دی اور فرمایا کہ

"خدا نے مجھے وعدہ دیا ہے کہ تیری برکات کا دوبارہ نور ظاہر کرنے کے لئے تجھ سے ہی۔ تیری ہی نسل سے ایک شخص کھڑا کیا جائے گا جس میں روح القدس کی برکات پھونکوں گا۔"

(تحفہ گولڑویہ ص۵۶)

نیز اس سلسلہ میں یہ بھی ارشاد فرمایا :۔

"اس حدیث میں (یتزوج ویولد لہ) اس امر کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ مسیح موعود کو ایک فرزند صالح عطا فرمائے گا اور یہ فرزند صالح اپنے باپ مسیح موعود سے صورت وسیرت میں مشابہ ہوگا اور اس کا منکر نہیں ہوگا بلکہ خدا سے عزت یافتہ بندوں میں سے ہوگا۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام ص۵۷۸)

اس موعود فرزند کی تعیین الہامِ الٰہی میں یوں فرمائی گئی تھی کہ :۔

"اس کا نزول بہت مبارک اور جلالِ الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔"

(اشتہار ۲۰، فروری ۸۸۶ء)

مندرجہ بالا پیشگوئی کے مطابق وہ پسر موعود جس کی ذات سے اسلام کی ترقی وعظمت وابستہ تھی ۱۲ جنوری ۸۹ء کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے گھر میں پیدا ہوا۔ ۱۵ مارچ ۱۴ء کو وہ اپنے عظیم باپ کا رفیع الشان خلیفہ منتخب ہوا۔ وہی تخم جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہدِ مبارک میں محض تخم ریزی ہوئی تھی۔ ہاں وہی بیج اس کے پچاس سالہ دَور میں ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر گیا۔ خدا کے مسیح کی تربیت یافتہ جماعت پھلی پھولی اور اشاعتِ اسلام کا وہ نظام جو سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی علیہ السلام کے ہاتھوں حضور ہی کے مقرر کردہ خطوط پر قائم ہوا تھا بار آور ہوا اور اسلام کا نام اور اس کا تبلیغی نظام دیکھتے ہی دیکھتے دنیا کے کناروں تک جا پہنچا۔ قرآن کریم اور اس کے تراجم کی اشاعت ہوئی۔ ذکرِ الٰہی کے لئے بیرونی ممالک میں متعدد مساجد کی تعمیر ہوئی اسلام کی تعلیم عام ہوئی اور اس کی برتری کا اعتراف ہونے لگا۔ اور یہ سب کچھ خدا تعالیٰ کے منشا اور پروگرام کے ماتحت بروئے کار آتا رہا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اس پسر موعود کو جسے اسلام اور سلسلہ کے نظام کی باگ ڈور سونپی گئی تھی۔

سبز اشتہار کے مطابق نو سال کے عرصہ کے اندر اندر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جس جانشین کے پیدا ہونے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔ اور جس کے وجود میں اسلام کی ترقی کے متعلق پیشگوئیوں کا پورا ہونا مقدر تھا وہ حضور ہی ہیں۔ خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اس پسر موعود نے یہ اعلان فرمایا کہ :۔

"میرے آخری سانس تک خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے لئے غلبہ اور ترقی اور کامیابی مقدر ہے۔ کوئی اس الٰہی تقدیر کو بدلنے میں کامیاب نہیں ہو سکتا یہ تقدیر مبرم ہے جس کا خدا آسمان پر فیصلہ کر چکا ہے کہ وہ میری زندگی کے آخری لمحات اور اور میرے جسم کے آخری سانس تک جماعت کا قدم ترقی کی طرف بڑھاتا چلا جائے گا۔ ۔۔۔ خدا نے اس جماعت اور اس سلسلہ کی ترقی کو میری ذات سے وابستہ کر دیا ہے اور اس نے اپنے نام اور اپنی طاقت اور جلال کے اظہار کے لئے مجھے چن لیا ہے۔"

(تقریر برجلسہ سالانہ ۲۸ دسمبر ۵۹ء)

اس اعلان کے بعد اسلام کے اس بطلِ جلیل نے تقریباً بیس اکیس سال مزید زندگی پائی۔ جماعت کی تاریخ گواہ ہے کہ واقعی حضور کے آخری سانس تک جماعتِ احمدیہ کا قدم ہر لحاظ سے ترقی پر ترقی کرتا گیا۔ اسلام نے دنیا کے کناروں تک شہرت پائی

اور زمین کے کونے کونے میں اس کا نام پہنچا۔ اس نے مبلغین اور مبشرین کی ایک فوج تیار کی جس کی یلغار کے سامنے دشمن کی افواج مطلقاً نہ ٹھہر سکیں۔ اور ان واقفینِ زندگی اور فدایانِ سلسلہ کے طفیل تمام ادیانِ باطلہ پسپا ہوئے۔ یہاں تک کہ عیسائیت کا قلعہ جو ناقابلِ تسخیر سمجھا جاتا تھا مسمار ہونا شروع ہوا۔ اخبار بین حضرات گواہ ہیں کہ تثلیث اور کفارہ جو عیسائیت کے ستون ہیں، ان میں بھی شگاف پڑ گئے۔ تثلیث کے علمبرداروں کو خود اس حقیقت کا اعتراف کرنا پڑا کہ ان کے عقائد کی بنیادیں کھوکھلی ہو چکی ہیں اور اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وہ پیشگوئی جو مضمون کے شروع میں درج کی گئی ہے ایک حقیقت بن کر ہمارے سامنے آنے لگی کہ عیسائی اپنے عقیدہ کو چھوڑ دیں گے اور دنیا کا آئندہ مذہب اسلام ہی ہو گا۔

اکنافِ عالم میں اسلام کی تبلیغ کا جو وسیع جال اس پسرِ موعود کے ہاتھ سے بچھایا گیا اس کی دھندلی سی تصویر ذیل کے اقتباسات سے بھی آنکھوں کے سامنے آجاتی ہے جو کہ غیر از جماعت اصحاب کے بیانات پر مشتمل ہیں۔

سوئٹزرلینڈ کے اخبار BERNER TAGBLATT نے ۱۱ر جون ۱۹۶۶ء کو لکھا کہ

"یہ جماعت دنیا کے بہت سے حصوں میں پھیل چکی ہے۔ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے لندن، ہیمبرگ، فرنکفورٹ، میڈرڈ، زیورک اور سٹاک ہالم میں اس جماعت کے تبلیغی مشن قائم ہیں۔ امریکہ کے شہروں میں سے واشنگٹن، لاس اینجلز، نیویارک، پٹس برگ اور شکاگو میں اس کی شاخیں موجود ہیں اس سے آگے ٹرینیڈاڈ اور ڈچ گیانا میں بھی یہ لوگ مصروفِ کار ہیں۔ افریقی ممالک میں سے سیرالیون، گھانا، نائیجیریا، لائبیریا اور مشرقی افریقہ میں بھی ان کی خاص جمعیت ہے۔"

یہی اخبار مزید لکھتا ہے:-

"ڈچ، جرمنی، انگریزی (اور سواحیلی، نا قل) میں پورے قرآن کریم کے تراجم عربی متن کے ساتھ شائع ہو چکے ہیں۔ اسی طرح روسی ترجمہ بھی منظرِ عام پر آنے والا ہے ......

اس جماعت کا اپنے مولد و مسکن سے نکل کر پوری دنیا میں اس قدر مضبوطی سے پھیل جانا نوعِ انسانی کی روحانی تاریخ کے خاص واقعات میں سے ایک عجیب و غریب واقعہ اور نشان ہے۔"

اسلام کی یہ عالمگیر ترقی اور کامیابی حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی اس پیشگوئی کے عین مطابق ہوئی جس میں حضور نے فرمایا تھا کہ:-

"خدا بڑی عزت کے ساتھ میرے ذریعہ اسلام کی ترقی اور اس کی تائید کے لئے ایک عظیم الشان بنیاد قائم کر دے گا۔ میں ایک نشان ہوں۔ میں آج بھی مر سکتا ہوں۔ کل بھی مر سکتا ہوں۔ لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ اس مقصد میں ناکام رہوں جس کے لئے خدا نے مجھے کھڑا کیا ہے۔ یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا۔ اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔"

(تقریر جلسہ مصلح موعود ۱۹۴۴ء بمقام لاہور)

اسی پسرِ موعود نے فرمایا تھا:-

"مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی ایسی خبر نہیں ملی کہ میرے ذمہ کوئی کام باقی ہے یا نہیں۔ لیکن خواہ میری زندگی میں سے ایک منٹ بھی باقی رہتا ہو پورے یقین اور وثوق کے ساتھ خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میرا دشمن خواہ کتنا زور لگالے وہ اسلام کی تاریخ سے میرا نام نہیں مٹا سکتا۔ کیونکہ میں راستباز ہوں اور میں نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر دنیا کو یہ اطلاع دی ہے۔ اپنی طرف سے کوئی بات بیان نہیں کی۔"

(تقریر جلسہ سالانہ ۴۴ء)

اس حوالہ میں حضورؓ نے فرمایا ہے کہ اسلام کی ترقی اور اشاعت کے سلسلہ میں میری مساعی کو کبھی نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ چنانچہ احمدیہ انجمن اشاعتِ اسلام لاہور کے ایک رکنِ محترم جناب مولانا محمد یعقوب خان صاحب ایڈیٹر اخبار لائٹ نے جو کہ عقائد کے لحاظ سے ہم سے اختلاف رکھتے ہیں حضور کے وصال پر جو نوٹ لکھا اس میں انہوں نے اس بات کا برملا اعتراف و اقرار کیا کہ:-

"گزشتہ نصف صدی کے دوران دینی علم و فضل سے لے کر تبلیغ و اشاعتِ اسلام کے نظام تک اور مزید برآں سیاسی قیادت تک فکر و عمل کا بمشکل ہی کوئی ایسا شعبہ ہو گا جس پر مرحوم نے اپنی منفردانہ اثر کا گہرا نقش نہ چھوڑا ہو....

مرزا صاحب کا نام ایک ایسے معمارِ قوم کے طور پر زندہ رہے گا جس نے شدید مشکلات کے باوجود ایک متحد مربوط جماعت قائم کر دکھائی اور اسے ایک ایسی قوت بنا ڈالا کہ جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔"

مبارک ہیں وہ جو حضرت پسر موعودؓ کی جماعت میں شامل ہو کر اشاعتِ اسلام کی مساعی میں حصہ لے رہے ہیں کیونکہ ان کی اس شمولیت سے حضرت مصلح موعودؓ کی یہ پیشگوئی بار بار پوری ہوتی رہے گی کہ "خدا تعالیٰ میرے ذریعہ سے اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا۔ اور میرا دشمن خواہ کتنا ہی زور لگالے وہ اسلام کی تاریخ سے میرا نام نہیں مٹا سکتا۔"

درخواستِ دُعا

خاکسار کی بچی مبشرہ خالدہ بیٹ کی کسی بیماری کی وجہ سے شدید طور پر بیمار ہے۔ میو ہسپتال میں داخل کروایا تھا۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا تھا مگر عزیزہ کی کمزوری کی وجہ سے اپریشن نہ ہو سکا۔ احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کی کمزوری دُور فرماوے۔ اگر اپریشن ہی ضروری ہو تو اللہ تعالیٰ کامیاب اپریشن کی صورت پیدا فرماوے۔

خاکسار سلامت علی
کوچہ پٹرنگاں بھاٹی گیٹ۔ لاہور

رجسٹر انفرادی کھاتہ چندہ فضلِ عمر فاؤنڈیشن

امراء و سیکرٹریان فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی سہولت کے لئے دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے معطی احباب کے وعدوں اور ادائیگی کا انفرادی حساب رکھنے کے لئے مطبوعہ رجسٹر کھاتہ ارسال کئے جا رہے ہیں۔ اس رجسٹر میں ہر معطی دوست کے لئے ایک ایک خانہ مخصوص کیا جائے گا۔ دائیں صفحہ پر ہر خانہ میں متعلقہ دوست کا وعدہ درج ہو گا اور بعد میں جو اضافہ وعدہ میں ہو گا وہ بھی اسی خانہ میں درج ہو گا۔ اس کے بالمقابل بائیں صفحہ پر متعلقہ خانہ میں ادائیگیوں کا اندراج ہو گا۔

عہدیداران متعلقہ سے گزارش ہے کہ وہ براہِ مہربانی اب تک کے وعدوں اور وصولیوں کا اندراج کرلیں اور پھر ساتھ کے ساتھ اندراج کرکے رجسٹر کو مکمل رکھیں۔ اس سے ہر دوست کے وعدہ اور اُن کی طرف سے ہونے والی ادائیگی کی کیفیت یکجائی نظر میں معلوم ہو سکے گی۔

جن جماعتوں میں یہ رجسٹر نہ پہنچیں وہ مطلع فرماویں اور ایڈریس بھی مکمل درج فرماویں تاکہ انہیں رجسٹر بھجوائے جا سکیں۔

شیخ مبارک احمد
سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

قرآن مجید سراسر رحمت اور برکت ہے

(مکرم خواجہ محمد اکرم صاحب اقبال روڈ لاہور)

"جب تک تمہاری زبانوں سے قرآن مجید نہیں بولے گا۔ اور جب تک تمہاری قلموں سے قرآن مجید نہیں نکلے گا۔ اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعہ سے ہدایت نہیں پا سکتی"۔ (حضرت مصلح موعود)

قرآن مجید وہ سرچشمہ ہے جس سے ساری دنیا روحانیت کا پانی پئے گی۔ اور ہماری جماعت کا مقصد دنیا کو روحانیت یعنی اسلام پر قائم کرنا ہے۔ کسی امر کی اہمیت تسلیم کرنے کے باوجود اگر اس سے فائدہ اٹھانے کا طریق معلوم نہ ہو تو اس کا کما حقہ فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے جہاں اسکی اہمیت کو مدنظر رکھنا چاہیئے وہاں اسکے اصولوں پر بھی عمل کرنا ضروری ہے۔ کیونکہ جس قدر کوئی امر اہم ہوگا۔ اسی قدر اہم اس کے اصول بھی ہوں گے۔

اہمیت

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :۔

وننزل من القرآن ما ھو شفاء ورحمة للمومنین۔

(بنی اسرائیل ع)

فرمایا ہم قرآن مجید سے وہ کچھ اتارتے ہیں جو مومنوں کے لئے شفا ہی شفا اور رحمت ہی رحمت ہے۔ قرآن مجید مومنوں کے لئے ایک باغ و بہار کی حیثیت رکھتا ہے کبھی اس باغ میں کافوری ہوائیں چلتی نظر آتی ہیں جو نہ صرف ہر قسم کے گند کو دھو ڈالتی ہیں بلکہ غلاظتوں کو بڑے اعلیٰ اور مفید اجزاء میں تبدیل کر دیتی ہیں۔

(۲) پھر فرمایا :۔

الا من تاب وآمن وعمل عملاً صالحاً فاولئک یبدل اللہ سیاتھم حسنٰت وکان اللہ غفوراً رحیما۔

(فرقان ع)

یعنی جس نے توبہ کر لی اور ایمان لایا اور ایمان کے مطابق عمل کئے پس یہ لوگ ایسے ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ ان کی بدیوں کو نیکیوں سے بدل دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

غور فرمائیں کیسا اعلیٰ و اکمل باغ ہے ہماری خواہ کس قدر خطرناک اور لمبی کیوں نہ ہو جب ایک دفعہ انسان غیر اللہ کے سہاروں کو چھوڑ کر اس باغ میں داخل ہوتا ہے تو فرماتا ہے کہ میں ایسی کافوری ہوا چلاتا ہوں کہ پہلے گناہ بھی جاتے رہتے ہیں اور نئی طاقتیں عطا ہوتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ہمارے آقا و مولیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب کوئی شخص گناہ کرنے کے بعد توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ پھر اس کی توبہ قبول کرتا ہے وہ شخص پھر گناہ کرتا ہے اور پھر توبہ کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی پھر توبہ قبول کرتا ہے۔ پھر تیسری اور چوتھی دفعہ ایسا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا چلا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ ایک شخص ستر بار گناہ کرتا ہے اور سچے دل سے توبہ کرتا ہے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس بندے نے آخر مجھے ہی اپنا ملجا و ماویٰ سمجھا۔ اس لئے میں اس کی توبہ قبول کرتا ہوں۔

قرآن مجید ایک روحانی باغ ہے اور جس طرح درختوں کی تازہ ہوا اگر ان تک نہ پہنچے تو وہ گل سڑ جاتے ہیں اسی طرح قرآن حکیم کی تازہ ہوا جن کو نہیں پہنچتی۔ ان کی روحانیت گل سڑ جاتی ہے۔

تلاوت کے متعلق رسول کریم کا فرمان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزدیک تلاوت قرآن مجید کی اہمیت اس لحاظ سے ظاہر ہے کہ آپ کا اپنا فعل یہ تھا کہ کثرت سے تلاوت فرماتے تھے اس سلسلہ میں چند احادیث بخاری کتاب فضائل القرآن سے بیان کی جاتی ہیں۔

"حضرت جندب بن عبداللہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے راوی ہیں آپ نے فرمایا کہ قرآن پڑھتے جایا کرو جب تک کہ تمہارا دل چاہتا ہے اور جب دل برداشتہ ہو جاؤ تو چھوڑ دیا کرو"۔

(تجرید البخاری صفحہ ۸۶)

حضرت ابوموسیٰ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا کہ قرآن مجید ہمیشہ پڑھتے رہو۔ کیونکہ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضے میں میری جان ہے۔ قرآن آدمیوں کے سینہ سے بندھے اونٹ سے زیادہ بھاگنے والا ہے

(تجرید بخاری صفحہ ۸۶)

اسی طرح حضرت عثمان رضی اللہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے افضل وہ ہے جو قرآن مجید سیکھے یا سکھائے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرمان

حضور فرماتے ہیں جو قرآن کو عزت دے گا آسمان پر عزت پائے گا۔

(کشتی نوح)

اسی طرح اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں:

اے عزیزو سنو کہ بے قرآں
حق کو پاتا نہیں کبھی انساں
جن کو اس نور کی خبر ہی نہیں
ان کی اس یار پر نظر ہی نہیں
ہے یہ فرقاں میں اک عجیب اثر
کہ بناتا ہے عاشقِ دلبر
جس کا نام قادرِ اکبر
اس کی ہستی سے دی ہے پختہ خبر
کوئے دلبر میں کھینچ لاتا ہے
پھر تو کیا کیا نشاں دکھلاتا ہے
دل میں ہر وقت نور بھرتا ہے
سینہ کو خوب صاف کرتا ہے

فارسی کلام میں فرماتے ہیں:۔

آنکس کہ عالمش شد شد مخزن معارف
واں بے خبر ز عالم کیں عالمے نہ دیدہ
باران فضل رحمٰن آمد بمقدم او
بد قسمت آں کہ از وے سوئے دگر دویدہ

فرمایا جو قرآن مجید کا عالم ہوگیا وہ گویا معارف کا خزانہ بن گیا اور جو بے خبر اس سے ناواقف ہے وہ ایک جہاں سے بیگانہ ہے۔

قرآن مجید پڑھنے والے کے لئے رحمٰن خدا کے فضل کی بارش۔ اس کی پیشوائی کے لئے آگے بڑھ کر آتی ہے اور وہ کیا ہی بدقسمت ہے جو دوسری طرف بھاگتا ہے

تلاوت کے اصول

تلاوت قرآن مجید ایک روحانی غذا ہے۔ اس کے کچھ اصول ہیں۔ . . . . . اور جب تک ان اصولوں پر باقاعدگی سے عمل نہ کیا جائے۔ مکمل اور اعلیٰ روحانی صحت نہیں مل سکتی ہاں یہ وہ روحانی نسخہ ہے جس پر عمل کرنے سے نہ صرف روحانی صحت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ بلند مقام بھی عطا کیا جاتا ہے۔ چند اصول حسب ذیل ہیں

۱۔ وقت اور حالات کے مطابق پاؤ نصف یا سیپارہ روزانہ مقرر کر کے اس قدر پڑھا جاوے

۲۔ تلاوت کے دوران کوئی ایسا فعل یا حرکت نہ کی جائے۔ جو قرآن پاک کے تقدس کے منافی ہو۔

۳۔ تلاوت حتی الوسع صبح کے وقت کی جاوے اور اس سے قبل کوئی اور کتاب نہ پڑھی جاوے۔

۴۔ خوش الحانی سے اور اونچی آواز سے تلاوت کی جائے۔

۵۔ ترجمہ اور مفہوم سمجھ کر تلاوت کی جاوے۔

۶۔ خاص خاص آیات پر غور و فکر کیا جائے اور جو خاص امور ذہن میں آئیں انہیں نوٹ کر لیا جائے۔

آخر میں حضرت مصلح موعود خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد تفسیر کبیر سے پیش کر کے اس مضمون کو ختم کرتا ہوں آپ فرماتے ہیں :۔

"پس اگر کوئی چیز دنیا کو بیدار کر سکتی ہے اور کوئی کلام دنیا کو ڈرا سکتا ہے تو وہ صرف قرآن مجید ہے اور جب قرآن حکیم ہی دنیا کو بیدار کر سکتا ہے اور وہی دنیا کی صداقت کا موجب بن سکتا ہے تو سوال یہ ہے کیا ہم میں سے ہر ایک نے قرآن مجید پڑھا ہے یا کیا اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کی ہے اور اگر ہم نے قرآن مجید پڑھا نہیں اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش نہیں کی تو اس کے معنی یہ ہیں کہ ہم اسلام کے سپاہی نہیں ہیں کیونکہ ہم نے ہتھیار کی طرف توجہ نہیں کی جس کے ذریعہ سے یہ دنیا فتح ہو سکتی ہے پس قرآن مجید کو نذیر قرار دیکر اس طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ تم قرآن مجید بار بار پڑھو اور اس کو سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو یہاں تک کہ جب تم بولو تمہاری زبانوں سے قرآن مجید جاری ہو اور جب تم لکھو تو تمہاری قلموں سے قرآن مجید جاری ہو۔ اور تمہارے خیالات اور تمہارے جذبات اور تمہاری خواہشات سب کی سب قرآن حکیم کی تابع ہوں۔ اور جب تک تمہاری زبانوں سے قرآن مجید نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قرآن مجید نہیں نکلے گا۔ اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعہ سے ہدایت نہیں پا سکتی۔

تفسیر کبیر
سورہ فرقان صفحہ ۱۸

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

لجنات چندہ اجتماع جلد سے جلد بھجوائیں

۱۔ ہمارا اجتماع اب قریب آرہا ہے۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ اجتماع کا چندہ اب جمع کر کے مرکز میں بھجوانا شروع کر دیں۔ یہ چندہ فی ممبر کم از کم آٹھ آنے سالانہ ہے اس سے زیادہ دینے کی مرضی اور حیثیت پر منحصر ہے۔

۲۔ اجتماع پر منعقد ہونے والی شوریٰ کے لئے بھی تجاویز اگر کسی لجنہ نے بھجوانی ہو تو جلدی بھجوائیں۔ کیونکہ ایجنڈا مرتب ہو رہا ہے۔

۳۔ چونکہ ہمارا مالی سال ستمبر میں ختم ہو رہا ہے۔ اسلئے ہمیں ستمبر کے آخر میں سارے سال کے حسابات مکمل کرنا ہیں۔ تمام لجنات کو چاہیئے کہ ماہ ستمبر کا چندہ آخر ستمبر تک دفتر میں بھجوا دیں۔ ۳۰ ستمبر کے بعد پہنچنے والے چندے اس سال کے حساب میں شامل نہ ہو سکیں گے۔ اس طرح آپ کا چندہ بجٹ سے کم تصور کیا جائے گا۔ براہ مہربانی لجنات اس طرف بھی توجہ دیں۔

۴۔ لجنہ مرکزیہ کی طرف سے لجنہ اور ناصرات کے امتحانات ۲۵ ستمبر کو ہو رہے ہیں

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

قابلِ تقلید نمونہ

مکرم صوفی غلام محمد صاحب ساکن چک ۲۷۰/ہ کا چیلو ضلع تھر پارکر سندھ موصی ۳۴۰۳ نے اپنا حصہ وصیت ۱/۱۰ کی بجائے ۱/۳ حصہ کر دیا ہے۔

احباب جماعت احمدیہ کی خدمت میں عرض ہے۔ کہ موصوف کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں زیادہ سے زیادہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمت بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میری اہلیہ اعصابی کمزوری میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

(بشارت احمد چوہدری کوہاٹ شہر)

۲۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول کے بارہ احمدی طلباء نے امسال امتحان دیا ہے اور نتیجہ عنقریب نکلنے والا ہے۔ احباب جماعت ان کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرماویں

(محمد افضل طاہر طالبعلم فائنل ایئر گورنمنٹ انجینئرنگ سکول رسول)

۳۔ میرے بھائی وسیم احمد خلیل نے امسال انجینئرنگ کا امتحان دیا ہے۔ احباب نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بشریٰ ملک

دختر ملک سردار احمد پنشنر نوشہرہ ککے زئیاں ضلع سیالکوٹ

۴۔ خاکسار نے اس سال بی۔اے کا امتحان دیا ہے۔ احباب کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

(فقیر محمد انفارمیشن ڈیپارٹمنٹ سرگودھا)

۵۔ میرے والد محترم صوفی محمد عبد اللہ صاحب عرصہ سے بیمار ہیں۔ آجکل طبیعت زیادہ خراب ہے اور کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب جماعت سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (احمد افضل پریس ڈاہل میکرز ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم بشیر احمد صاحب ہاشمی ساکن گجو چک۔ ضلع گوجرانوالہ کے برادر اکبر مکرم محمد شریف صاحب ہاشمی لاہور میں ایک حادثہ میں وفات پا گئے ہیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم کی عمر ۴۰ برس کے قریب تھی پانچ لڑکے اور تین کمسن بچیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے۔ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور ان کا خود کفیل ہو۔ آمین۔

(نذیر احمد خادم سی۔ٹی سٹوڈنٹ

گورنمنٹ ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ گکھڑ)

جماعت احمدیہ لاہور کا عزم بالجزم

۳۱ر اکتوبر سے پہلے چندہ تحریک جدید کی سو فیصدی وصولی کا پروگرام

اس امر کے پیش نظر کہ ۳۱ر اکتوبر ۶۶ء کو تحریک جدید کا سال رواں اختتام پذیر ہو رہا ہے مکرم امیر صاحب جماعت احمدیہ نے ۹ر ستمبر ۶۶ء کو دارالذکر میں بعد نماز جمعہ حلقہ جات کے صدر صاحبان و سیکرٹری صاحبان تحریک جدید کا ایک اجلاس منعقد کروایا۔ جس میں مرکزی نمائندے بھی شامل ہوئے اور مکرم شیخ ریاض محمود صاحب قائد مقامی اور مکرم مسعود احمد صاحب قریشی ناظم تحریک جدید بھی شامل ہوئے۔ یہ اجلاس مکرم چوہدری فتح محمد صاحب نائب امیر کی صدارت میں منعقد ہوا۔ جس میں وصولی کو ۳۱ر اکتوبر سے پہلے سو فیصدی تک پہنچانے کا منظم پروگرام طے کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو اس عزم بالجزم کو پورا کرنے کی توفیق بخشے۔

جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ اختتام سال سے پہلے وہ اس رنگ میں سوچ بچار کر کے وصولی کو سو فیصدی تک پہنچانے کا اہتمام فرمائیں۔ ہمارا روزمرہ کا مشاہدہ ہے کہ معمولی کام بھی قبل از وقت تیاری کے محتاج ہوتے ہیں۔ اشاعت اسلام کے لئے امام وقت کے حضور پیش کردہ وعدوں کو پورا کرنا تو بہت عظیم الشان کام ہے۔ اس کی تکمیل کا خاص اہتمام از بس ضروری ہے۔ امید ہے اس سال کوئی جماعت بقایا دار ہونا برداشت نہ کرے گی۔ اللہ تعالیٰ سب کو صحیح راہ عمل اختیار کرنے کی توفیق بخشے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

ایم اے۔ ایڈمنسٹریٹو سائنس

قابلیت کم از کم گریجوایٹ سیکنڈ ڈویژن سوشل یا فزیکل سائنس میں ایوننگ کورس کے لئے تجربہ بطور سپروائیزر۔ مجوزہ فارم بر ائے درخواست دفتر سے ۱۳ اینو کیمپس آخری تاریخ ۲۰ ستمبر ۶۶ء۔ انٹرویو ۲۶ر ۲۷ر ستمبر ۶۶ء

پ۔ ٹ ۹/۶۶ ۱۰ (ناظر تعلیم)

"تحریک جدید کا چندہ دینے سے جنت ملتی ہے"

حضرت فضل عمر رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کے چندے کو ابدی جنت کے حصول کا ذریعہ بتایا ہے فرمایا:۔

۱۔ اللہ تعالیٰ نے مومنوں سے ان کی جانیں اور مال اس شرط پر مانگ لئے ہیں کہ وہ ان کو جنت دے گا۔ اے مومنو!! کیا تم نے اپنے مالوں کا کوئی حصہ بھی تحریک جدید میں دیا ہے کہ تم خدا سے جنت مانگو۔

۲۔ دنیا میں آج خدا تعالیٰ کو قریباً ہر گھر سے اور ہر ملک سے نکال دیا گیا ہے۔ اے احمدی مخلصو!! خدا تعالیٰ نے تم کو مقرر کیا ہے کہ خدا کو اس کے گھر میں داخل کرو۔ کیا تحریک جدید کے جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے کر تم خدا کو اسکے گھر میں داخل کرو گے۔

۳۔ سب سے زیادہ مظلوم انسان آج محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں ہر سال لاکھوں کتب آپ کے چاند سے زیادہ روشن چہرہ پر گرد ڈالنے کے لئے شائع کی جاتی ہیں۔ اے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کے دعویدارو! کیا تم اس کے جواب میں اپنی جیبوں میں ہاتھ نہ ڈالو گے اور تحریک جدید میں حصہ لے کر اپنی محبت کا ثبوت نہ دو گے"۔

(الفضل خطبہ جمعہ ۱۳ر مارچ ۱۹۴۴ء مطبوعہ ۷ر اپریل ۱۹۴۴ء)

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پتہ درکار ہے

مکرم ڈاکٹر پیر محمد یوسف صاحب جعفری سندھ میں کسی جگہ پریکٹس کرتے تھے۔ اگر کسی صاحب کو ان کے ایڈریس کا علم ہو۔ تو ان کا پتہ دیں۔ اور اگر وہ خود یہ اعلان پڑھیں۔ تو مجھ سے خط و کتابت کریں۔

(خاکسار ڈاکٹر مبشر احمد۔ ۲۲ ایمپن روڈ۔ لاہور ۳)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲- ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳- وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال، سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۴۳۰

میں عنایت اللہ منگلا ولد راٹھے غلام محمد صاحب منگلا پیشہ ملازمت عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ۱۹۵۵ء ساکن ۱۰ A کرشن نگر گلی نمبر ۱ الہٰ لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۳/۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میرے والد صاحب حیات ہیں میں زیر ... میری کوئی جائداد نہیں ہے میری موجودہ تنخواہ مبلغ -/۲۵۰ روپے ہے جس کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو

- - - - - - - - - - - - - - دیتا رہوں گا

اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:۔ عنایت اللہ منگلا

گواہ شد:۔ ملک عبد اللطیف ستکوہی بقلم خود صدر حلقہ کرشن نگر وسنت نگر لاہور

گواہ شد:۔ محمد احمد جلیل نزیل ۱/۲۰ کرشن نگر لاہور

مسل نمبر ۱۸۴۳۱

میں صادق علی ولد رحمت علی قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۱۵۹ گ۔ ب۔ ڈاک خانہ خاص ضلع لائل پور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۷/ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت مبلغ -/۲۸۵ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا

- - - - - - - - - - - - - - - - - - اور اس پر بھی میری یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

(چندہ شرط اول -/۲ روپے)

العبد:۔ صادق علی

گواہ شد:۔ عبد العزیز پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ۔ گوجرہ۔ ۶۶/۷/

گواہ شد:۔ محمود احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گوجرہ۔ ضلع لائلپور۔

مسل نمبر ۱۸۴۳۲

میں طاہرہ جبیں زوجہ محمد اشرف ناصر شاہد قوم گوجر پیشہ خانہ داری و ملازمت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ڈاک خانہ بازار رحیم یار خان ضلع رحیم یار خان۔ صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

۱۔ میرا حق مہر مبلغ پانچ صد روپے ہے جو میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہے۔

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے:۔

(۱) کانٹے طلائی وزنی ۱/۲ ۱ ماشہ قیمت -/۱۲ روپیہ

(۲) گھڑی ہاتھ کی قیمت -/۹۵ روپے

(۳) اس کے علاوہ مجھے بذریعہ ملازمت مبلغ -/۱۰۴ روپیہ ماہوار تنخواہ ملتی ہے۔

میں اس جائداد اور آمدن کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کو دیتی رہوں اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ میری وصیت ۶۶/۴/۲۱ سے منظور فرمائی جائے۔ (چندہ شرط اول ۲ روپے)

الامتہ:۔ طاہرہ جبیں زوجہ محمد اشرف ناصر شاہد مربی سلسلہ احمدیہ۔

گواہ شد:۔ رانا محمد یوسف موصی ۹۷۲۸ سول ڈیفنس آفیسر رحیم یار خان۔

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد قائمقام امیر انچارج رحیم یار خان مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان۔

مسل نمبر ۱۸۴۳۳

میں رفیعہ سلطانہ بنت چوہدری سلطان احمد صاحب قوم گوجر پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال پیدائشی احمدی ساکن حال ڈاک خانہ بازار ڈاک خانہ رحیم یار خان صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۴/۲۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے میرے بھائی جان کی طرف سے مبلغ پانچ روپے صرف ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتی رہوں گی اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت ۶۶/۴/۲۱ سے منظور فرمائی جائے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

(چندہ شرط اول -/۱ روپیہ)

الامتہ:۔ رفیعہ سلطانہ بنت چوہدری سلطان احمد صاحب

گواہ شد:۔ رانا محمد یوسف سول ڈیفنس آفیسر رحیم یار خان

گواہ شد:۔ محمد اشرف ناصر شاہد قائمقام امیر انچارج مربی جماعت احمدیہ رحیم یار خان

مسل نمبر ۱۸۴۳۴

میں عبد الرشید ولد غلام محمد قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۱ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ٹاؤن ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جولائی ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت گیارہ صد روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ عبد الرشید ریڈر انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور مکان نمبر ۲ گلی ۲ محلہ چراغاں شاہدرہ ٹاؤن لاہور

گواہ شد:۔ بقلم خود غلام محمد صدر جماعت احمدیہ شاہدرہ ٹاؤن محلہ چراغاں مکان ۲ گلی ۲

گواہ شد:۔ شریف احمد ولد غلام محمد ساکن ربوہ محلہ دار الرحمت شرقی ضلع جھنگ۔

مسل نمبر ۱۸۴۴۳

میں شیخ اللہ بخش احمدی ولد شیخ امیر اللہ قوم شیخ قریشی پیشہ بے کار عمر ۸۸ سال بیعت ۱۸۹۲ ساکن خانیوال ڈاک خانہ خانیوال ضلع ملتان صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۶/۵/۲۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے صرف مبلغ دو صد روپیہ نقد میرا کل اثاثہ ہے جس کا ۱/۱۰ (دسواں حصہ) بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے نام وصیت کرتا ہوں اور میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو جائے۔ تو صدر انجمن احمدیہ اس کا بھی ۱/۱۰ حصہ میرے ورثاء سے لینے کی حقدار ہے۔

(چندہ شرط اول ۲ روپے)

العبد:۔ اللہ بخش

گواہ شد:۔ ملک فقیر احمد بقلم خود حافظ عارضی نزیل خانیوال

گواہ شد:۔ محمد طفیل الغد ایم اے پروفیسر اسلامیہ کالج خانیوال۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق مینیجر الفضل سے خط و کتابت کیا کریں۔

موجودہ دور کے تقاضوں سے آگاہ رہنے کے لئے ماہنامہ انصار اللہ ربوہ کا باقاعدگی سے مطالعہ کیجئے سالانہ چندہ صرف ۶ روپے

(انصار اللہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کیلئے جماعت گجرات کے وعدہ میں نمایاں اضافہ

(از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

[redacted]

جماعت احمدیہ گجرات شہر کا وعدہ اگست تک ۸۲۰۰ روپے کا تھا۔ اور ضلع گجرات کی ساری جماعتوں کی طرف سے ۲۵ ہزار کا وعدہ مکرم امیر صاحب نے لکھوایا تھا۔ جماعت کی مالی استطاعت اور فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک کی اہمیت کے پیش نظر ضروری سمجھا گیا کہ گجرات شہر کے احباب کو بالخصوص اور ضلع کی جماعتوں کو بالعموم اس کے متعلق توجہ دلائی جائے چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں خاکسار گجرات کے ضلعوار نظام کے اجلاس منعقدہ ۲۶ اگست ۱۹۶۶ء میں شامل ہوا۔ اجلاس سے قبل جمعہ کے خطبہ میں احباب کو فضل عمر فاؤنڈیشن کی افادیت و اہمیت سے آگاہ کرتے ہوئے تحریک کی گئی کہ وہ اپنے وعدوں پر نظر ثانی کریں اور بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کریں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے دوستوں نے دوران خطبہ میں اپنے وعدے بڑھانے کا فیصلہ کر لیا تھا۔ لیکن بمشورہ محترم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت مناسب سمجھا گیا کہ بعد نماز عصر محترم راجہ نصیر احمد صاحب مربی اور محترم ربانی صاحب اور شیخ نفیس احمد صاحب مقامی سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کی معیت میں خاکسار احباب سے الگ الگ ملے۔ بعد میں محترم خالد ہدایت صاحب بھٹی کو بھی اس وفد میں شامل کر لیا گیا اور رات ۹ بجے تک مخلصین کو مختلف حلقوں میں جا کر ملے اور وعدے لئے۔ اگلے دن ۲۷ اگست کو بھی ۱۱ بجے قبل دوپہر تک احباب سے مل کر وعدے لئے جاتے رہے۔ اس جدوجہد کے بعد خدا تعالیٰ کے فضل سے صرف گجرات شہر کے وعدے آٹھ ہزار دو سو سے بڑھ کر ۲۷ ہزار روپے کے ہو گئے۔ الحمد للہ۔ ضلعوار نظام میں ضلع کی جماعتوں کے نمائندوں نے بھی وعدوں میں اضافہ کیا۔ اور اپنی جماعتوں میں واپس جا کر مزید وعدوں کے لئے کوشش کرنے کا یقین دلایا۔ امید کی جاتی ہے کہ سارے ضلع کی جماعتوں کا وعدہ اب ایک لاکھ روپیہ تک پہنچایا جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ ۲۷ اگست کو نماز ظہر کے بعد خاکسار کھاریاں پہنچا اور دو دن گھنٹے قیام کیا۔ احباب کھاریاں نماز ظہر میں اکٹھے ہوئے اور بہت سی خواتین بھی تشریف لائیں نماز کے بعد ان میں تحریک کی گئی اور اسی وقت احباب نے نئے وعدے اور اضافے لکھوانے شروع کئے۔ جماعت کھاریاں کا پہلا وعدہ تین ہزار روپیہ کا تھا۔ اب سات ہزار دو سو روپیہ کا وعدہ ہوا۔ اس میں کھاریاں چھاؤنی کے احمدی احباب کا وعدہ شامل نہیں۔

یہاں سے رات کو جہلم پہنچا وہاں مجلس خدام الاحمدیہ کا اجتماع تھا۔ رات کو خاکسار کی تقریر تھی جس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تازہ تحریکات تعلیم القرآن۔ وقف عارضی اور فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق پر زور طریق پر توجہ دلائی گئی۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے متعدد دوستوں نے اسی وقت وعدوں میں اضافہ کیا۔ کئی خواتین نے اپنے زیورات پیش کئے۔ جو امیر صاحب ضلع جہلم محترم مولوی عبدالکریم صاحب کے سپرد کر دیئے گئے کہ ان کو فروخت کر کے فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں یہ رقم جمع کروا دی جائے۔

اگلے دن صبح مورخہ ۲۸ اگست کو صبح ۱۱ بجے تک شہر میں مختلف دوستوں سے مل کر وعدے لئے۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے بھی ملاقات کی انہوں نے ساڑھے سات ہزار روپے کا وعدہ اپنی اور اپنی بیگم صاحبہ کی طرف سے لکھوایا۔ جہلم میں مولوی عبدالباسط صاحب مربی خاکسار کے ساتھ شامل رہے۔ ضلع جہلم کا ابتدائی وعدہ دس ہزار روپیہ کا تھا۔ جہلم شہر کی طرف سے ۴۳۰۲ روپے کا وعدہ تھا اب شہر کا وعدہ ۱۶ ہزار کے قریب ہوا۔ اور ضلع کے وعدوں کو شامل کر کے پچیس ہزار کے قریب وعدہ پہنچ گیا ہے الحمد للہ۔ ابھی مزید اضافہ کی گنجائش ہے!

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینجر)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

گوالیار (دہلی) ۱۶ ستمبر۔ کل صبح گوالیار میں پولیس اور مظاہرین کے ایک تصادم میں پولیس فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور ۱۴۰ افراد زخمی ہوئے۔ زخمیوں میں ۱۰ پولیس والے شامل ہیں۔ شہر میں شام سے صبح تک کرفیو لگا دیا گیا۔

شہر میں مخدوش صورت حال کے پیش نظر فوج کو تیار رہنے کا حکم دے دیا گیا ہے تاکہ اسے فوراً طلب کیا جا سکے مظاہرین ملک میں مہنگائی خوراک کی قلت اور صوبہ میں پولیس کی زیادتیوں کے خلاف احتجاج کر رہے تھے۔ پولیس نے پہلے آنسو گیس استعمال کی اور پھر مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے گولی چلائی جس سے ایک شخص ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے مظاہرین نے پولیس پر شدید پتھراؤ کیا جس سے ۹۰ پولیس والے زخمی ہوئے۔

٭۔ کوالالمپور ۱۶ ستمبر۔ ملائشیا کی حکومت نے سراوک میں ہنگامی حالت کے نفاذ کا اعلان کر دیا ہے نائب وزیر اعظم تن عبدالرزاق نے کہا ہے کہ سیاسی تعطل کے باعث وہاں کی صورت حال خراب ہوتی جا رہی ہے۔

انہوں نے بتایا کہ سراوک کے وزیر اعلیٰ داتو سٹیفنز کلینگ کے مستعفی ہونے سے انکار کے باعث صورت حال بگڑ گئی ہے۔ اس بحران کی ابتداء برسر اقتدار الائنس پارٹی میں مخالف گروہوں کے درمیان رسہ کشی سے ہوئی۔ مقامی اسمبلی نے وزیر اعلیٰ داتو سٹیفنز کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک منظور کر لی جس پر گورنر نے گذشتہ جون میں انہیں برطرف کر دیا۔ اور الائنس پارٹی کے رہنما پنگھولو نوائی کو نیا وزیر اعلیٰ مقرر کر دیا لیکن مقامی ہائی کورٹ نے مسٹر نوائی کے تقرر کو خلاف قانون قرار دے دیا جس پر داتو سٹیفنز نے دوبارہ اقتدار پر قبضہ جما لیا اور مستعفی ہونے سے صاف انکار کر دیا

دریں اثنا پیر کے دن مرکز کی پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کر لیا گیا ہے اور اس میں ایک مسودہ قانون کی منظوری دی جائے گی جس کے ذریعے آئین میں ترمیم کر کے سراوک کے گورنر کو اسمبلی کا اجلاس بلانے اور وزیر اعلیٰ کو برطرف کرنے کے اختیارات دے دیئے جائیں گے۔

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ کی وفات

محترمہ عائشہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری فضل الرحمٰن صاحب ای اے ڈی اے محکمہ زراعت حافظ آباد (جو حضرت چوہدری غلام محمد صاحب مرحوم آف پوہلا مہاراں ضلع سیالکوٹ کی بہو تھیں) ۱۲/۹/۶۶ بروز سوموار صبح ۵ بجے مختصر علالت کے بعد حافظ آباد میں وفات پا گئیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ کا جنازہ اسی روز شام کو ربوہ لایا گیا محترم مولانا ابوالعطاء صاحب امیر مقامی نے بعد نماز عشاء نماز جنازہ پڑھائی اور مرحومہ بہشتی مقبرہ میں مدفون ہوئیں۔ تدفین کے بعد محترم مولانا صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ بڑی مخلص اور نیک دل خاتون تھیں احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(ظہور احمد باجوہ ناظر زراعت ربوہ)

٭۔ کیپ کینیڈی ۱۶ ستمبر۔ امریکی خلاباز دو روز تک خلا میں رہنے کے بعد واپس زمین پر آ گئے۔ کل امریکی خلائی جہاز جیمنی ۱۱ کو سمندر میں اتار لیا گیا۔ جہاں سے دونوں امریکی خلابازوں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعہ خلائی جہاز سے نکال کر ایک بحری جہاز تک پہنچایا گیا جہاں ان کا شاندار استقبال کیا گیا۔

امریکی خلاباز اپنے جہاز کو ۸۵۰ سو میل کی بلندی پر لے گئے جو ایک ریکارڈ ہے۔ پھر وہ نیچے آئے خلاباز گورڈن نے دو گھنٹے آٹھ منٹ تک ستاروں کی تصویریں اتاریں۔ ماہرین کو ان تصویروں سے اندازہ ہو گا کہ کائنات کب وجود میں آئی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴